بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ

جلد ۵۵/۲۰	۵ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش ۱۵ شوال ۱۳۸۵ھ ۵ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۳۰

اخبار احمدیہ

۵- ربوہ ۴ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چند یوم ربوہ سے باہر قیام فرمانے کے بعد کل سوا سات بجے شام بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۵- ربوہ ۴ فروری۔ تعلیم الاسلام کالج کے نئے پرنسپل محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) نے کل طلباء کالج سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنے ذہنوں میں تازہ شعور اور قلوب میں نیا ولولہ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی (آپ کے خطاب کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

۵- مکرم و محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مبشر متعین گیمبیا بعض عوارض کے باعث کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(منتخب احمد کیمبل پور)

۵- چوہدری غلام احمد صاحب ساکن دارالرحمت غربی ربوہ کا بازو لاری کے حادثہ میں ٹوٹ گیا تھا اور وہ عرصہ چھ ماہ سے زیر علاج ہیں۔ یکم فروری کو ان کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے احباب سے استدعا ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائے آمین۔

(عبد العزیز نظارت امور عامہ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال مجلس شوریٰ کے لئے ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء (بروز جمعہ ، ہفتہ ، اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کے لئے پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے احباب جلد سے جلد حسب قواعد شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا دیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد باندھو اور اس کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ

آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آ کر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔" (ملفوظات جلد اول ص ۲۶۴ و ۲۶۵)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۶ء

دُعا خشک لکڑی کو سرسبز اور مردہ کو زندہ کرسکتی ہے

ایک دینی ہفت روزہ نے لفٹننٹ جنرل سر ولیم ڈوبی سابق گورنر مالٹا کے دعا کے متعلق ذاتی تاثرات جو اس نے اپنے ایک مضمون میں بیان کئے ہیں اردو میں ترجمہ کرکے شائع کئے ہیں۔

سر ولیم ڈوبی اپنے اس مضمون میں بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات حالات کی تبدیلیاں انسان کی زندگی میں انقلاب پیدا کردیتی ہیں۔ چنانچہ میری زندگی میں اس وقت انقلاب پیدا ہوا جب میں چودہ برس کا تھا۔ یہ انقلاب اللہ تعالےٰ پر محکم یقین کا باعث ہوا۔ اس کے بعد آپ اپنے یقین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا کی ہستی کا یقین مجھ پر کئی طریقوں سے منکشف ہوا۔ میرے تجربات اور مشاہدات نے اس امر کی تردید کی ہے کہ زندگی محض بخت و اتفاق کا نام ہے۔ اور یہ ایک فطری عمل کے تحت از خود رواں دواں ہے۔ وقت کی رفتار اسے بناتی بگاڑتی ہے۔ اور اس کی کوئی معین ترتیب و تنظیم نہیں۔ میری سمجھ میں تو یہ آیا ہے کہ زندگی کا ترتیب کار خدا ہے۔ اور ابتدائے آفرینش سے یہ ایک معینہ مقصد کے تحت وجود میں آئی۔" (ایشیا لاہور ۳ فروری ۱۹۶۶ء)

آپ نے اس مضمون میں اپنی زندگی کے کئی ایک واقعات بیان کئے ہیں۔ جب صرف اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرنے سے بعض بڑی بڑی مصیبتیں ٹل گئیں۔ آپ نے ان واقعات میں یسوع مسیح کا بطور خدا تعالےٰ کا بیٹا ہونے کے کہیں ذکر نہیں کیا۔ آپ کا مضمون پڑھنے کے بعد ایک انسان پر یہی اثر پڑتا ہے کہ آپ ایک سچے موحد ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ پر پورا بھروسہ اور دعا پر کامل یقین رکھتا ہے کہ اس سے بگڑے کام بھی بن جاتے ہیں۔

دعا کے متعلق یہ ایک عیسائی کے مشاہدات اور تجربات ہیں۔ اسلام نے اسی لئے دعا پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ پانچ وقت کی نماز جو دراصل دعا ہی ہے آج صرف مسلمان ہی پڑھتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے نماز کو محض رواجی چیز بنادیا ہے۔ اس سے حقیقی کام کم لیا جاتا ہے۔ تاہم ایک مسلمان کے لئے دعا بہت بڑی برکات کا موجب ہوتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ پاک بھارت جنگ میں پاکستانیوں کی کامیابی صرف دعاؤں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ورنہ پاکستان کے پاس بھارت کا مقابلہ کرنے کے لئے مادی ہتھیار اور سامان موجود نہیں تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ قرونِ اولےٰ سے لے کر آج تک اسلامی تاریخ میں ہزاروں ایسے واقعات ملتے ہیں۔ کہ جب مسلمانوں نے مادی سامانوں کی کمی کے باوجود محض دعاؤں کے سہارے فتوحات حاصل کیں۔ پھر ہزاروں ہزار ایسے مسلمان ہوئے ہیں جو انفرادی دعاؤں کے اثرات کی ذاتی شہادت دیتے آئے ہیں۔

آج جماعت احمدیہ خاص طور پر دعاؤں کو ہی مسلمانوں کی کامیابی کا سب سے کاری ہتھیار سمجھتی ہے۔ اور تجربہ اور مشاہدہ سے یقین رکھتی ہے کہ موجودہ شیطانی قوتوں کے مقابلہ میں ہم دعاؤں ہی سے فتح یابی حاصل کرسکتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمام اسلامی طاقتیں کمزور ہیں اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کرسکتی ہیں۔ اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ضرورت بھی نہیں۔ آسمانی حربہ کی ضرورت ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۸)

"دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے۔ اور مردہ کو زندہ کرسکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں جہاں تک قضا و قدر کے سلسلہ کو اللہ تعالےٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی دعا میں غرق ہو دعا اس کو بچالے گی۔ اللہ تعالےٰ اس کی دستگیری کرے گا۔ اور وہ خود محسوس کرلے گا کہ میں اب اور ہوں۔ دیکھو جو شخص مسموم ہے۔ کیا وہ اپنا علاج آپ کرسکتا ہے۔ اس کا علاج تو دوسرا ہی کرے گا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے تطہیر کے لئے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مامور کی دعائیں تطہیر کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۱)

آج پاکستان کے مسلمانوں کے لئے کشمیر کا مسئلہ نہایت فکرمندی کا باعث بنا ہوا ہے۔ چاہیئے کہ تمام مسلمان خاص کر جماعت احمدیہ کے افراد کشمیر کی آزادی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ یہ معاملہ ایک نہایت اہم منزل میں داخل ہو رہا ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کی استمداد کی بڑی ضرورت ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم نے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرکے پورے زور سے دعائیں کیں تو کشمیری مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ زورِ کفر کے نرغہ سے نکالے گا۔ اور ان کے لئے بھی آزادی کا آفتاب درخشاں ہوگا۔ دعا سے غرض ترکِ اسباب ہرگز نہیں۔ بلکہ اسباب کا استعمال بھی دعا ہی کا حصہ ہوتے ہیں۔ جو قوے اور اسباب اللہ تعالےٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔ ان کا استعمال کرنا بھی اللہ تعالےٰ کی تمجید ہی میں داخل ہے۔ اور اس کا شکرانہ بجالانا ہے۔ ورنہ کفرانِ نعمت کا خوف ہے اور ظاہر ہے کہ کفرانِ نعمت سے بڑھ کر کوئی برائی نہیں۔ جو شخص کفرانِ نعمت کرتا ہے۔ اس کی دعائیں بھی بے اثر ہوتی ہیں۔ دعائیں اس وقت تیر بہدف ثابت ہوتی ہیں۔ جب ہم خداداد اسباب پوری طرح استعمال کرکے استمداد کریں۔ دعائیں ہماری کمزوریوں کو پُر کرتی ہیں نہ کہ ہماری خداداد طاقتوں کی جگہ لیتی ہیں۔ البتہ وہ ان طاقتوں کو دوچند، چہ چند کردیتی ہیں۔

امریکہ اور ویٹ نام

امریکی محکمہ اطلاعات نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں ان ۲۰ سوالوں کا جواب دیا گیا ہے۔ جو امریکہ پر ویٹ نام میں جنگ کرنے کے متعلق کئے جاتے ہیں پہلا سوال اور اس کا جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال۔ ویٹ نام امریکہ سے بہت فاصلہ پر ہے۔ امریکہ اس جنگ میں کیوں شامل ہوا ہے۔

جواب:۔ امریکہ پہلے بھی سمندر پار ان لوگوں کی مدد کو پہنچا ہے۔ جو اپنی آزادی اور حریت کے لئے نبرد آزما ہوئے ہیں۔ مثلاً پہلی عالمی جنگ۔ دوسری عالمی جنگ اور کوریا۔ صدر جانسن نے صدر آئزن ہاور اور صدر کینیڈی کے وعدوں کے پیش نظر جو انہوں نے اس چھوٹی مگر بہادر قوم کی امداد کے لئے کئے اس امر پر زور دیا ہے کہ امریکی فوج ویٹ نام میں اس لئے آگئی ہے کہ امریکہ نے یہ عزم کیا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی مدد کے لئے طاقت استعمال کرے جو ظلم اور جارحیت کے خلاف اپنا دفاع کر رہے ہیں۔

یہ تسلیم کرتے ہوئے بھی کہ ویٹ کانگ جو جنوبی ویٹ نام ہی کے باشندے ہیں اور جو ملک میں باعثِ فساد ہیں شمالی ویٹ نام کے زیر اثر ہیں کوئی انصاف پسند نہیں کہہ سکتا۔ کہ امریکہ ایسی طاقتور قوم کی دخل اندازی محض ایک کمزور دوست کی مدد کے لئے اور وعدہ وفائی کی غرض سے ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ امریکہ اس بناء پر ویٹ نام میں مداخلت کر رہا ہے کہ یہ علاقہ کمیونزم کے زیر اثر نہ آجائے۔ اور چین ہی نہیں بلکہ روس بھی ویٹ کانگ کی مدد کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر امریکہ مداخلت نہ کرتا تو کیا ہوتا۔ یہی نا کہ یہ علاقہ اشتراکی ہو جاتا۔ امریکہ کو ایسی مداخلت کرنے کی مصیبت اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔ جس سے اس علاقہ میں سخت خونریزی کا دروازہ کھل گیا ہے۔ اگر امریکہ مداخلت نہ کرتا تو اغلباً چین اور روس بھی مداخلت نہ کرتے۔ تاہم ایسی صورت میں زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا کہ ملک کے دونوں حصے محدود پیمانہ پر جنگ و جدل میں مصروف ہوتے۔

ظاہری اسباب کی رعایت کو چھوڑنے والا کافرِ نعمت ہے

"ظاہری اسباب کی رعایت ضروری ہے جو اس کو چھوڑتا ہے وہ کافرِ نعمت ہے۔ دیکھو یہ زبان جو خدا نے تم پیدا کی ہے اور عروق و اعصاب سے اس کو بنایا ہے۔ اگر ایسی نہ ہوتی تو ہم بول نہ سکتے۔ ایسی زبان دعا کے لئے عطا کی جو قلب کے خیالات اور ارادوں کو ظاہر کرسکے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۹)

ہالینڈ میں عید الفطر کی نہایت کامیاب بابرکت تقریب

پاکستان، ترکی، مصر اور دیگر اسلامی ممالک کے ہزارہا مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

(مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ)

ہالینڈ میں عید الفطر کی تقریب مؤرخہ ۲۳ جنوری بروز اتوار عمل میں آئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ انجام پائی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

گزشتہ سالوں کی طرح اِس دفعہ بھی ہمیں مسجد کی جگہ ناکافی ہونے کے سبب دو جگہ عید کا اہتمام کرنا پڑا۔ عید کے دو تین ہفتہ قبل سے موسم یہاں کافی ٹھنڈا تھا۔ پانی جمے ہوئے تھے اور جابجا سکیٹنگ ہو رہی تھی۔ برف باری سے ساری زمین سفید تھی اور حالت یہ تھی کہ مسجد کے صحن میں خیمہ کا انتظام بھی بے سُود نظر آرہا تھا۔ مگر دوسری طرف دور دراز سے آنے والوں کے لئے اس دن اگر سر چھپانے کو کوئی جگہ نہ ہو تو یہ بھی مناسب نہیں تھا۔ بارشی موسم اور یہاں کی تیز سرد ہوا ایسے امور نہیں جنہیں آسانی سے نظرانداز کیا جا سکے چنانچہ بہت غور و خوض کے بعد اور پھر کافی خرچ کر کے مسجد کے باغ میں خیمہ کا انتظام کیا گیا نیز اس کے علاوہ شہر میں ایک بڑا ہال جس میں ڈیڑھ دو ہزار افراد آسانی سے آسکیں کرایہ پر لیا گیا۔ یہ امر موجبِ مسرّت ہے کہ دونوں جگہ خاص رونق رہی۔ ایک جگہ برادرم مولوی عبد الحکیم اکمل صاحب نے نمازِ عید پڑھائی دوسری جگہ خاکسار نے۔ دو ہزار افراد نے نماز عید میں حصّہ لیا جن کے مہمان نواز ہمارے ڈچ نومسلم افراد تھے۔ باہر سے آنے والوں میں سے زیادہ تعداد ترکوں کی تھی۔ دوسرے نمبر پر عرب تھے اور پھر پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے مسلمان تھے۔ یہ تمام لوگ سارے ملک سے کافی مسافت طے کر کے آئے تھے۔ نماز عید کا وقت نو بجے مقرر تھا مگر نمازیوں کی آمد کا سلسلہ صبح ۶ بجے سے ہی شروع ہو گیا جو دوپہر تک جاری رہا۔ دُور سے آنے والے اکثر دوست بسوں میں آرہے تھے۔ پرائیویٹ کاروں کا اور ٹیکسیوں کا بھی ایک ہجوم تھا۔ اور دنیا تو اتوار کی صبح کو محوِ استراحت تھی مگر مسجد کا ماحول پوری طرح بیدار تھا۔

روٹرڈم سے ساٹھ افراد کی ایک بس جو مصری احباب پر مشتمل تھی۔ جب مسجد کے سامنے پہنچی تو وہ نظارہ دیکھنے کے قابل تھا۔ ان لوگوں نے مسجد کے چھوٹے چھوٹے سُنہری گنبدوں کو جب دیکھا تو بس میں ہی اونچی آواز سے لاالٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد شروع کر دیا جو بس سے اُترتے وقت اور مسجد کے اندر داخل ہوتے ہوئے بھی پورے تسلسل سے جاری رہا اِس ورد سے ایک دفعہ تو مسجد کا سارا ماحول گونج اُٹھا۔ مصریوں کا یہ گروپ مختلف اداروں میں یہاں ٹریننگ کے لئے آیا ہوُا ہے۔

اسی طرح ایک اور مراکش گروپ تھا جس میں سے بعض اپنے قومی لباس میں ملبوس نہایت بھلے معلوم ہو رہے تھے۔ جہاں سے بھی گزرتے نظریں ان کی طرف اُٹھ جاتی تھیں۔ الغرض مختلف رنگ اور نسل کے مسلمان اِس دن ایک جگہ جمع تھے۔ اور اپنے محبوب رسول صلے اللہ علیہ وسلم، پر اپنے اپنے رنگ میں درود بھیجنے میں مصروف تھے اور پھر نمازِ عید کی تکبیریں کچھ اور ہی سماں پیش کر رہی تھیں۔

نماز کے بعد کافی اور پیسٹری وغیرہ کا انتظام تو تھا ہی مگر اس کے علاوہ کھانے کا بھی وسیع پیمانہ پر اہتمام کیا گیا تھا جس میں کوئی چھ صد افراد نے حصہ لیا۔ نیز یک صد افراد کے قریب کا کھانا بعد میں اپنے احباب اور تعلقداروں میں دُور و نزدیک بھجوایا۔ یہ تمام انتظام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوُا۔ اس کام میں ہمارے ڈچ بھائی برادرم محمود نعیم الاسلام کی خدمات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

باہر سے تشریف لانے والے اکثر احباب تو دوپہر تک واپس چلے گئے مگر اپنے بعض احباب دن بھر یہیں رہے۔ اور اس طرح رات گئے تک میل ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ ملاقات کے لئے آنے والوں میں جناب قدرت اللہ شہاب ایمبیسیڈر پاکستان خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

خطباتِ عید میں اس دفعہ بعض اسلامی مسائل پر عمومی روشنی ڈالنے کے علاوہ ہم نے جماعتِ احمدیہ اور اس کی اسلامی مساعی کو خاص طور پر پیش کیا۔ جس سے تمام حاضرین بے حد متاثر ہوئے اور اس ضمن میں قدر کے جذبات کا اظہار کیا۔ اور اس غرض کے لئے بعض نے چندہ بھی دیا۔ فجزاھم اللہ۔

نمازِ عید کے بعد احباب کے مسجد سے باہر نکلنے کا نظارہ بھی کچھ کم کیف بخش نہ تھا۔ اتوار کے روز دوسری ٹریفک اور آمد و رفت تو کم ہوتی ہے اور پھر صبح کے وقت تو خاص طور پر بہت کم۔ مگر مسجد کا پوری طرح آباد اور پُر رونق ماحول آج کچھ اور ہی نظارہ پیش کر رہا تھا جسے دیکھ کر ایک وجد اور سرور کی سی کیفیت پیدا ہوتی تھی اور دل سے دعا نکلتی تھی کہ اللہ وہ دن جلد لائے کہ اس ملک کے رہنے والے بھی اس کثرت کے ساتھ اسلام کے دامن سے وابستہ ہو کر اسلام کی حقیقی عظمت کا موجب ہوں۔ آمین۔

مَیں نے اپنے خطبہ عید میں بھی اس دفعہ خاص طور پر جملہ حاضرین کو توجہ دلائی کہ حسن اتفاق سے خدا تعالیٰ آپ کو اس ملک میں ہماری مدد کے لئے لایا ہے۔ آپ اس موقعہ سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں اور کوئی وقت ضائع نہ کریں اور ہر ممکن طریق سے اسلام پھیلانے میں ہماری مدد کریں۔ وما توفیقنا الّا باللہ العلی العظیم اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

ساٹھ افراد کی ایک بس جو مصری مسلمانوں پر مشتمل تھی، جب مسجد کے سامنے پہنچی تو وہ نظارہ دیکھنے کے قابل تھا۔ جونہی ان کی نظر مسجد کے سنہری گنبدوں پر پڑی تو انہوں نے اونچی آواز سے لا الٰہ الّا اللہ محمدٌ رسول اللہ کا ورد شروع کر دیا جو بس سے اُترتے وقت اور مسجد کے اندر داخل ہوتے ہوئے بھی پورے تسلسل سے جاری رہا۔ اس ورد سے مسجد کا سارا ماحول گونج اٹھا

الغرض مختلف رنگ اور نسل کے مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر اپنے محبوب رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مصروف تھے ✣

سامان برائے مہاجرین

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہاجرین کی طرف سے لحاف بستر اور پہننے کے کپڑوں کی برابر مانگ آرہی ہے۔ اب تک جو سامان احباب کی طرف سے نظارت کو موصول ہوُا تھا وہ تقسیم ہو چکا ہے۔ سردی کی شدّت کے پیشِ نظر درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ سامان احباب جو بھجوا سکتے ہوں نظارت ھذا کو بھجوا دیں تاکہ مستحقین میں تقسیم کیا جا سکے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نظارت امورِ عامہ ــــ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دے۔

چند سوال اور ان کے جواب

(محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم دارالافتاء ربوہ)

سوال نمبر ۱

ایک غیر احمدی خاتون پردہ کی پوری طرح پابند ہے لیکن اس کا خاوند اُسے پردہ ترک کرنے پر مجبور کرتا ہے اور اس کا اصرار دن بدن شدت اختیار کرتا جاتا ہے صرف یہی اس میں عیب ہے ورنہ عام سلوک کے لحاظ سے وہ اپنی بیوی کو ہر طرح سے خوش رکھتا ہے اور اس کے پورے پورے حقوق ادا کرتا ہے۔

جواب

پردہ ایک ضروری شرعی حکم ہے عورت مختلف ذرائع سے اپنے خاوند کو سمجھائے اور اس پر زور ڈلوائے کہ وہ یہ نامناسب ضد چھوڑ دے لیکن اگر وہ راہِ راست پر نہ آئے مگر اس کے باوجود خاوند کا عام سلوک اچھا ہو، عمومی تعلقات اچھے ہوں، باہمی محبت موجود ہو صریح گناہ کے کاموں پر وہ اسے نہ اکساتا ہو صرف پردہ نہ کرنے دیتا ہو تو اس مجبوری کی صورت میں بیوی برقعہ چھوڑ سکتی ہے لیکن اس کی متبادل صورت وہ ضرور اختیار کرے مثلاً سر کو اوڑھنی سے ڈھانکے رکھے گھونگٹ نکالے اور ایسا لباس پہنے جس سے پوری باہیں اور ٹانگیں ڈھکی رہیں کیونکہ بحالت مجبوری چہرہ کے ایک حصہ کو کھلا رکھنا اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے عمومی استثناء میں آ جاتا ہے۔

بہر حال جہاں تک ممکن ہو احتیاط کو مدنظر رکھے اس کے ساتھ ساتھ خاوند کو سمجھاتی بھی رہے۔ خدا کے خوف کی طرف بھی توجہ دلائے اور دعا بھی کرتی رہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ حالات سُدھر جائیں گے۔ اور لڑکی اس مشکل صورتِ حال سے بأحسن طریق عہدہ برآ ہو جائے گی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

سوال نمبر ۲

کیا قرضِ حسنہ پر زکوٰۃ ہے؟

جواب

جو رقم کسی مستحق کو قرض دی ہوئی ہو جب تک مقروض اس رقم کو واپس نہ کرے اس پر زکوٰۃ نہیں خواہ کئی سال واپس وصول نہ ہو البتہ جس سال وصول ہو اس سال اسکی زکوٰۃ ادا کی جائے۔

سوال نمبر ۳

کیا تجارتی سرمایہ پر زکوٰۃ ہے؟

جواب

جو سرمایہ تجارت میں لگا ہوا ہو اگر وہ حکومتی ٹیکسوں سے مستثنیٰ ہے تو اس پر زکوٰۃ ہے کیونکہ نصاب سے زائد ہر رقم میں سے خداوند تعالیٰ کی خاطر (اس میں حکومت کے ٹیکس بھی آ جاتے ہیں نیز یہ بھی ایک رنگ میں خدا ہی کی خاطر خرچ ہے کیونکہ اسلام کہتا ہے قائم شدہ حکومت کے قوانین کی پابندی کرو) ایک مقررہ حصہ خرچ کرنا چاہیئے۔

سوال نمبر ۴

بعض داڑھی کٹوانے کو جائز نہیں سمجھتے خواہ کتنی ہی لمبی ہو جائے۔ کیا یہ خیال درست ہے؟

جواب

حدیثوں میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی بھر سے زائد داڑھی دائیں بائیں اور سامنے سے کاٹ دیا کرتے تھے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یأخذ من
لحیتہٖ من عرضھا و
طولھا۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۰۰)

سوال نمبر ۵

بعض لوگ سجدہ سہو اس طرح پر کرتے ہیں کہ التحیات کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کئے پھر التحیات اور درود وغیرہ پڑھا اس کے بعد آخری سلام پھیرا کیا ایسا کرنا ضروری ہے؟

جواب

سجدہ سہو کے متعلق صحیح مسلک یہی ہے کہ التحیات۔ درود شریف اور مسنون ادعیہ پڑھنے کے بعد دائیں یا بائیں سلام پھیرے بغیر اللہ اکبر کہتے ہوئے نمازی دو سجدے کرے اور پھر اس کے بعد فوراً سلام پھیر دے۔ دوبارہ التحیات پڑھنے کی ضرورت نہیں احادیث میں اس کی وضاحت موجود ہے گو دوسرا طریق بھی جو آپ نے لکھا ہے بعض روایات میں آیا ہے اور اس طرح کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں" تاہم صحیح روایات ہمارے مسلک کی زیادہ تائید کرتی ہیں۔

سوال نمبر ۶

اگر گھٹنے میں درد ہو اور انسان رکوع یا سجدہ نہ کر سکتا ہو تو کیا سامنے تپائی یا کوئی اونچی چیز رکھ کر اس پر سجدہ کیا جا سکتا ہے فقہ کی مشہور کتاب قدوری میں اسے ناجائز لکھا ہے۔

جواب

اگر گھٹنوں وغیرہ میں درد ہو اور انسان رکوع یا سجدہ نہ کر سکتا ہو تو ایسی حالت میں بہتر یہی ہے کہ اشارہ سے رکوع یا سجدہ کیا جائے تاہم یہ بھی جائز ہے کہ تکیہ یا کوئی اور اونچی چیز رکھ کر اس پر سجدہ کر لیا جائے۔ بعض روایات میں اس کی اجازت موجود ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے:۔

"وکانت ام سلمۃ رضی تسجد
علی الوسادۃ من رمدٍ
کان بھا۔"

(کشف الغمہ جلد اوّل صفحہ ۲۴۳ باب صلوٰۃ المعذور)

اصل ممانعت یہ ہے کہ سجدہ کے لئے اپنی پیشانی سے کوئی چیز لگانے کے لئے اوپر نہ اُٹھائے مثلاً سجدہ کرتے وقت نیچے جھکنے کی بجائے تکیہ یا چوکی یا کوئی اور چیز ہاتھ میں اوپر اٹھا کر ماتھے سے لگا لے اور اسے سجدہ سمجھے ایسے تکلف کی ضرورت نہیں اور غالباً قدوری میں بھی ایسی ہی طرز کے منع ہونے کی طرف اشارہ موجود ہے۔

سوال نمبر ۷

کیا خرید کئے ہوئے انعامی بانڈز پر زکوٰۃ ہے؟

جواب

بانڈز ایک طرح کے نوٹ ہیں کیونکہ انسان جب چاہے انہیں زر میں تبدیل کر سکتا ہے۔ حکومت کی طرف سے کوئی روک نہیں۔ پس اس رقم کی حیثیت ایک طرح سے امانت کی ہے قرض یا تجارتی سرمایہ کی نہیں اس لئے اس پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

سوال نمبر ۸

پراویڈنٹ فنڈ میں اپنے مدخلہ روپیہ کے علاوہ جو زائد روپیہ ملتا ہے کیا وہ سود تو نہیں۔ بنک سے بعض اوقات جو سود ملتا ہے کیا اپنے طور پر وہ کسی غریب کو دیا جا سکتا ہے۔

جواب

پراویڈنٹ فنڈ میں جو رقم زائد ملتی ہے وہ سُود نہیں ہے اسے انسان خود استعمال کر سکتا ہے بحالت مجبوری بنک کی طرف سے سُود میں آئی ہوئی رقم مرکزی بیت المال کی مد "اشاعتِ اسلام" میں بھجوانی چاہیئے اُسے کسی اَور جگہ اپنے طور پر خرچ نہیں کرنا چاہیئے۔

چمن نشینو! اُٹھو کہیں سے کریں دوامی بہار پیدا

(مکرم عبد الرشید صاحب تبسم ایم۔اے)

مَیں دیکھتا ہوں کہ دُور اُفق پر ہوا ہے تازہ غبار پیدا
طویل مدّت کے بعد شاید ہوئے ہیں پھر کچھ سوار پیدا

وہ دیکھو آتش فشاں پہاڑوں کے سَر پہ لاوا اُبل رہا ہے
کریں گے ہم اِس دہکتی آتش سے اِک خُنک آبشار پیدا

بپا ہے کہرام چار جانب، قیامت آئی قیامت آئی
چلو نقابِ صنم اُلٹ دیں کہ ہو دلوں میں قرار پیدا

یہ کیا ستم ہے خزاں کی یورش سے گلستاں بار بار اُجڑے
چمن نشینو! اُٹھو کہیں سے کریں دوامی بہار پیدا

ٹھہر ٹھہر کر چھڑک رہا ہوں مَیں خون اپنا روِش روِش پر
مَیں جانتا ہوں گُلوں کے رُخ پر اِسی سے ہوگا نکھار پیدا

وہی تھپیڑے ہیں تُند موجوں کے غرق جن سے ہوئے سفینے
اُنہیں سے آخر ہوئے صدف میں یہ گوہرِ تابدار پیدا

اگر ہوں تلووں میں آبلے کچھ عجب ہے لُطفِ برہنہ پائی
کئے ہیں بہرِ نشاط ہم نے سفر میں خود خار زار پیدا

عجب ہے یہ شہر، ہر مکاں سے صدا انا الحق کی آ رہی ہے
گرفت کس کس پہ ہو سکے گی؟ کرے گا کون ایسی دار پیدا؟

یہی سبب ہے سمجھ رہا ہوں مَیں لوحِ تقدیر کی عبارت
کہ عرش پر قُدسیوں میں مَیں نے کئے ہیں کچھ رازدار پیدا

بوقتِ رخصت تم اِک نظر اِس کو دیکھتے جاؤ کِھلا ہو!
یہ فقر کا دائرہ ہے ہوں گے جہاں نئے تاجدار پیدا

ہمیں تبسّم! زمیں کی گردش کا رُخ بدلنا پڑا ہے اکثر
بڑی مشقّت سے کی ہے ہم نے یہ حالتِ سازگار پیدا

محترم میاں محمد یامین صاحب رضی اللہ عنہ تاجر کتب آف قادیان

مکرم حافظ مبین الحق صاحب ابن محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم

(۲)

اسی طرح میں نے ایک رات خواب میں تمام نبیوں کی زیارت کی یعنی میں ایک اونچی جگہ پر کھڑا دیکھتا ہوں کہ انبیاء ایک بلندی پر چڑھ رہے ہیں۔ اور گویا میں ان کو جانتا ہوں اور خود بخود کہتا جا رہا ہوں کہ یہ موسیٰؑ ہیں۔ یہ داؤدؑ ہیں یہ ذکریاؑ ہیں۔ یہ یونسؑ ہیں۔ یہ ایوبؑ ہیں۔ یہ یحییٰؑ ہیں اور انہی میں حضرت عیسےٰؑ کو ایک چشمہ والی وادی سے آتا دیکھا وہ بھی دوسرے نبیوں کی طرح چڑھ رہے ہیں۔ پھر کسی نے کہا۔ کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔

سنہ ۱۹۰۵ء کے شروع میں حضرت اقدسؑ نے اپنا ایک الہام عفت الدیار محلھا ومقامھا شائع فرمایا۔ جس میں حضور نے عذاب آنے کی تحدی فرمائی۔ چنانچہ ۴ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء جبکہ شدید زلزلہ آیا - تو آپ نے اشتہار شائع کیا - کہ دیکھو کس صفائی کے ساتھ خدا تعالےٰ کا الہام پورا ہو۔ بحمداللہ کہ اس پیشگوئی سے ہم کو تسلی ہو گئی۔ اس لئے ہم دونوں بھائیوں نے حضور کی خدمت مبارک میں بیعت کا خط لکھدیا۔ اور داخل سلسلہ ہو کر حضرت اقدسؑ سے خط وکتابت اور کتب واخبار کا سلسلہ شروع کر دیا۔ چونکہ ہم اپنے آپ کو آزاد سمجھتے تھے۔ اس لئے دکان پر اکثر احمدیت ہی کے ذکر اذکار رہتے۔ مخالفین احمدیت نے ہمارے خلاف شکایات ہمارے والد صاحب کو پہنچانی شروع کر دیں۔ حضرت مولوی علی احمد صاحب ایم اے مونگھیری یعنی میاں عبدالرحیم احمد صاحب ایم اے کے والد بزرگوار جو ان دنوں ڈپٹی کلکٹر تھے۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں قادیان رہ کر کچھ دنوں کے لئے بغرض تبدیل آب وہوا منصوری گئے تھے۔ جب یہ ہمارے ہاں آتے جاتے تو مخالف لوگ بہت استہزاء اور ٹھٹھا کرتے ایک شدید مخالف پوسٹماسٹر صاحب کا حضرت مولوی صاحب سے میں نے مناظرہ بھی کرایا۔ جس کا اثر سننے والوں پر اچھا ہوا۔ اور وہ مولوی صاحب کی دوسری تقریر پر ایسا مبہوت ہوا کہ اس سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ اور ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔

میرے غیر احمدی بڑے بھائی محمد ہاشم صاحب جو سہارنپور ریلوے میں ملازم تھے۔ ان کو طاعون ہو گئی۔ ہم نے بہ محبت برادرانہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ تو جواب آیا۔ دعا کی گئی۔ صحت ہو جاوے گی۔ عجیب بات ہے۔ اس جگہ سے گلٹی دب کر دوسری جانب نکل آئی۔ ہم نے پھر حضرت کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے پھر جواب دیا۔ صحت ہو جاوے گی حضرت اقدسؑ کی اس خط وکتابت میں ایک خط والد صاحب کی نظر سے گذر گیا۔ تو وہ سخت ناراض ہوئے۔ کہ جس کو زمانہ کافر کہہ رہا ہے تم اس سے دعا منگواتے ہو۔ اور بھی سخت الفاظ کہے۔ ہم سنکر خاموش ہو گئے۔ لیکن والد صاحب کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ منصوری سے جو ان کے قادیانی ہو جانے کی خبریں آتی ہیں وہ درست ہیں۔

اگرچہ ہم سنہ ۱۹۰۵ء میں بیعت کر چکے تھے لیکن خاموش رہتے۔ عزیز واقرباء ہمیں قادیانی کہہ کہہ کر چڑاتے اور طرح طرح کے لایعنی اعتراضات کرتے۔ ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء میں میری شادی قرار پائی۔ سب لوگ گھر پر ہی تھے۔ انہی دنوں حضرت اقدسؑ دہلی سے لدھیانہ تشریف لانے والے تھے۔ ایک دن بڑے بھائی جو ریلوے میں ملازم تھے۔ انہوں نے آکر کہا تمہارے مرزا آج دہلی سے پنجاب گئے۔ اکثر شہر اور ریلوے کے بے وقوف لوگ ان کو دیکھنے کے لئے جمع تھے پلیٹ فارم پر بڑی بھیڑ تھی۔ مجھے سنکر سخت ملال اور افسوس ہوا۔ کہ اپنی شادی کے اہتمام اور شادی کے خطوط لکھنے پر والد صاحب نے مامور کر رکھا تھا۔ کہ علم بھی نہ ہوا۔

سنہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے۔ مخالفوں نے ہمارے والد صاحب کو اشتعال دلایا۔ چنانچہ وہ ہمیں دیکھنے کے لئے سہارنپور سے منصوری آتے اگرچہ انہوں نے آکر ملامت کی۔ مگر دکان کو بارونق اور ترقی یافتہ دیکھ کر زیادہ تشدد نہ کیا۔ اور چلے گئے لیکن یہ گروہ مخالفین والد صاحب کو خطوط کے ذریعہ اکساتا رہا۔ آخر کچھ مدت بعد والد صاحب بڑے طیش میں آئے اور مرنے مارنے پر تیار ہو گئے۔ اور صاف کہدیا۔ کہ اس عقیدہ سے توبہ کرو ورنہ اچھا نہیں۔ اگرچہ ہم نے نہایت تحمل اور بردباری سے سمجھایا۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ اور کہا کہ قادیانی بن کر تم دکان پر نہیں رہ سکتے اور نہ کسی قادیانی سے ملنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ ہم نے بھی سچائی کے ساتھ کہا۔ کہ ہم یہ عقیدہ نہیں چھوڑ سکتے۔ اور ہم نے بازار کے ہندو مسلم تاجروں کو جمع کر کے والد صاحب سے عرض کی کہ دکان میں ۱۵ - ۲۰ ہزار روپیہ سے زیادہ کا مال ہے۔ آپ ہمیں صرف دو دو سو روپیہ نقد یا اس قدر مال دیدیں۔ ہم الگ دکان کر لیں گے۔ مگر والد صاحب اس پر بھی رضامند نہ ہوئے۔ ہم نے تار بھیجکر بڑے بھائی کو سہارنپور سے بلایا لیکن وہ بھی والد صاحب ہی کے مؤید ہوئے۔

بڑے بھائی نے ہم کو کہا۔ کہ یہاں جھگڑا کرنا درست نہیں۔ سہارنپور گھر پر چلو۔ وہاں دیکھا جائے گا۔ لہذا بڑا بھائی ہم کو اپنے ہمراہ سہارنپور لے آیا۔ اور گھر پہنچ کر بڑے بھائی نے یکدم آنکھیں پھیر کر اعلان کر دیا۔ کہ یہ کافر ہو گئے ہیں۔ ان کی بیویاں اپنے اپنے والدین کے چلی جاویں۔ کہ وہ نکاح سے باہر ہو گئی ہیں الغرض بڑے بھائی نے اپنے بیگانوں میں حقارت سے بدنام کر کے ملانوں کو پیچھے لگا دیا۔ اپنی سسرال وغیرہ کھانے وہ چائے وغیرہ کے برتن حقارت سے الگ رکھوا دیا کرتے۔ بڑے بھائی نے بالا بالا والد صاحب کو لکھا کہ میں نے ان کو ہر طرح دوسروں سے سمجھانے کی کوشش کی مگر یہ اس طرح ماننے والے نہیں۔ چنانچہ ایک رات جبکہ ہم دونوں برادر ایک کمرہ میں سوئے ہوئے تھے۔ بغیر جگائے باپ بھائی دونوں نے اپنا غصہ نکالا اور نہایت بیدردی سے بے تحاشہ ہم پر لاٹھیاں برسانی شروع کر دیں جو کچھ گھر میں مارنے کی چیز ملی حتیٰ کہ جلانے کی لکڑیوں سے بھی کام لیا۔ جس سے ہمارے . . . . . جسم متورم ہو گئے۔ اور کئی جگہ سے خون بہہ نکلا۔ لیکن ہم دونوں نے اُف تک نہ کی۔ اور ہماری زبان پر فلا تقل لھما اُف والی آیت یاد آتی رہی۔ اور کسی قسم کا مقابلہ نہ کیا۔

صبح والد صاحب نماز کے لئے چلے گئے اور بڑا بھائی اپنی ملازمت پر۔ اور ہم دونوں بمشکل کہ ہم سے کھڑا بھی نہ ہوا جاتا تھا۔ گھر سے نکل کر انجمن احمدیہ میں آکر لیٹ گئے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ کلکٹر کے ہمراہ دورہ پر تھے۔ ان کے برادر عبدالرشید صاحب گھر پر تھے۔ ان سے تمام حالات شب گذشتہ کے بیان کئے اور اس خوف سے کہ مبادا والد صاحب پیچھا کریں۔ ناحق اور مصائب پیش آویں۔ وطن چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ اگرچہ خود اگرچہ سفر کی طاقت نہ تھی۔ اور نہ اس قدر ہوش تھا۔ کہ کہاں جائیں۔ لہذا پا پیادہ ڈیرہ دون کی طرف چل پڑے۔ وہاں ایک احمدی دوست کے پاس جا کر رہے۔ چونکہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا شروع زمانہ تھا۔ آپ کو مفصل حالات کا خط لکھا۔ حضور نے فوراً جواب دیا۔ "باپ سے مقابلہ کرنا درست نہیں۔ فوراً قادیان چلے آؤ۔ چنانچہ ہم دونوں نے قادیان ہی آکر امن وامان حاصل کیا۔ فالحمدللہ

قادیان پہنچ کر ہم نے والد صاحب اور دیگر عزیز واقرباء کو تبلیغی خطوط لکھے۔ لیکن کسی کی طرف سے جواب نہ آیا۔ ہمارے والد صاحب نے سہارنپور اور منصوری کے مولویوں کو شرم دلائی کہ تم ان قادیانیوں کا استیصال کیوں نہیں کرتے۔ بڑے پیمانہ پر ان سے مباحثہ کرو۔ اور ان کی زبان بندی کراؤ۔ ورنہ جیسے آج میرے لڑکے قادیانی بنے ہیں۔ کل تمہارے بھی بنیں گے۔ چنانچہ بہت بڑے پیمانہ پر سات جید مولوی ان کی طرف سے اور سات جید مولوی قادیان سے گئے۔ مباحثہ منصوری کے نام پر مباحثہ چھپا ہوا ہے اور اخبار بدر سنہ ۱۹۰۹ء کے پرچوں میں بھی چھپا ہوا ہے۔ وہ تین دن زور شور کا مناظرہ رہا۔ بجائے اس کے کوئی احمدیت سے منحرف ہوتا۔ بلکہ ایم۔ ایم کریم بخش صاحب سوداگر منصوری کا سارا خاندان یعنی حافظ عبدالوحید صاحب۔ حافظ عبدالمجید صاحب۔ حافظ عبدالحمید صاحب وغیرہ معہ اہل وعیال قریباً چالیس افراد احمدیت میں داخل ہوئے اور ڈیرہ دون کے پیرجی محمد حنیف صاحب اور ان کے صاحبزادے پیرجی عبدالرشید صاحب و پیرجی عبدالحمید صاحب وغیرہ بھی داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔

ہم دونوں بھائی مستقل طور سے قادیان میں رہنے لگے ایک دن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ "خدا تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے۔ کہ آپ دونوں اس جگہ دکان کھولیں"۔ اگرچہ ہمارا ارادہ تعلیم حاصل کرنے کا تھا۔ یا باہر جا کر تجارت کرنے کا۔ لیکن حضور کا حکم ماننا افضل تھا لہذا حضور نے ایک دن بدست مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز مبلغ دس روپیہ بغرض تجارت ہمارے لئے بھیجے مولوی صاحب نے نہایت انکساری کے ساتھ دیئے ہم نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کئے۔ اور مولوی صاحب نے کہا کہ یہ دس روپیہ نہیں ہیں۔ بلکہ دس ہزار روپیہ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ چنانچہ ہم نے دکان شروع کر دی کچھ مدت بعد اخویم محمد لیٰسین صاحب کو ان کے خسر وغیرہ نے خطوط بلانے کے لئے بھیجے کہ خواہ اپنے ہی عقیدہ پر رہو۔ مگر ہمارے ساتھ مل جل کر رہو۔ اور یہاں پر ہی کچھ کام کر لینا۔ چونکہ بھائی کی شادی کو بھی کچھ لمبا زمانہ نہ گذرا تھا اسلئے وہ چلے گئے۔ مجھے ان کی جدائی کا غم والم تو ہوا۔ مگر مصلحت ایزدی۔ لیکن وہاں پہنچ کر ان کے خطوط کے برعکس معلوم ہوا کہ وہ تشدد کے برتاؤ کرنے لگے ہیں۔ مورخہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء جبکہ میں دوپہر کو سویا ہوا تھا۔ مجھے خواب میں یہ آیت اَفَاِئن مَّاتَ او قتل . . . آئی۔ اسی وقت میں رقعہ لکھکر حضرت خلیفہ اولؓ کے حضور لے گیا۔ تو مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مثنوی مولانا روم پڑھا رہے تھے آپ نے رقعہ پڑھکر سر مبارک کو ڈیسک پر چند سیکنڈ رکھکر فرمایا "تم اسی وقت چلے جاؤ۔ اگر وہ آنا چاہے تو ہمراہ لے آؤ۔ ورنہ تم چلے آؤ" لہذا میں اسی وقت جا ... ۱۲

جماعت احمدیہ نیروبی (کینیا مشرقی افریقہ) کے دو (۲) بزرگوں کی وفات

(مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی اور جماعت احمدیہ نیروبی کے پریذیڈنٹ سید محمد اقبال شاہ صاحب کے والد ماجد حضرت سید ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب مورخہ ۶۵/۱۱/۲۸ کو صبح چار بجے کے قریب نیروبی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ڈاکٹر صاحب جماعت احمدیہ نیروبی کے نہایت نیک اور ممتاز بزرگ تھے۔ بہت ہی دعاگو اور تہجد گذار انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیوی ہر قسم کی نعماء سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت ہی محبت تھی اور حضور کی ہر تحریک پر لبیک کہنا آپ اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔

آپ ضلع سیالکوٹ کے مشہور قصبہ سمبڑیال کے قریب ایک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ جہاں آپ کا خاندان ایک گدی کا مالک تھا۔ آپ اپنے خاندان سے اکیلے ہی احمدی تھے اور بیعت کرتے ہی آپ کے خاندان کے سب لوگ آپ کے مخالف ہو گئے تھے۔ اسلئے آپ نے بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ان سب سے قطع تعلق کر لیا۔ آپ کے خاندان کی گدی کے بعض مرید اس وقت بھی مشرقی افریقہ میں پائے جاتے ہیں۔

آپ نے کئی سال تک ہندوستان میں ملازمت کی۔ اور پھر ۱۹۱۳ء کے لگ بھگ آپ ڈاکٹروں کے اس گروہ کے ساتھ جن کو ہندوستان سے بھرتی کیا گیا تھا۔ پہلی بار مشرقی افریقہ میں تشریف لائے اور کینیا کے متعدد شہروں میں خدمت بجالاتے رہے اور بالآخر ریٹائرڈ ہو کر نیروبی میں آباد ہو گئے اور اپنی پریکٹس شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوب کمایا اور بڑی جائیداد پیدا کی اور اس لحاظ سے اپنے فن میں اتنے کامیاب ہوئے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آپ کے متعلق فرمایا کہ مشرقی افریقہ کی کمائی صرف ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب نے کھائی ہے کیونکہ اور احمدی ڈاکٹر جو یہاں آئے تھے ان میں سے بعض تو کامیاب ہی نہ ہوئے اور یہاں سے واپس چلے گئے اور بعض کو اللہ تعالیٰ نے مال تو خوب دیا لیکن ان کو اولاد ایسی ملی جس کو دین سے محبت نہ تھی سو اس لحاظ سے مشرقی افریقہ کے احمدی ڈاکٹر صاحبان میں سے ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب بہت ممتاز تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے مال و جائیداد بھی خوب دئے اور اولاد بھی نیک دی۔ چنانچہ اس وقت آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے سید محمد اقبال شاہ صاحب جماعت احمدیہ نیروبی کے (جو مشرقی افریقہ میں سب سے بڑی احمدیہ جماعت ہے) پریذیڈنٹ ہیں اور قابل رشک اخلاص و ایمان کے مالک ہیں۔

محترم ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ سے بھی مشرف کیا تھا اور آپ نے وصیت بھی کی ہوئی تھی جو ۱/۳ حصہ کی تھی۔ مورخہ ۶۵/۱۱/۲۸ کو بعد نماز عصر خاکسار نے آپ کا جنازہ احمدیہ قبرستان میں پڑھایا۔ جس میں متعدد غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی اور بعد ازاں آپ کو قطعہ موصیان میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۵ سال کے قریب تھی۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کی عام صحت ماشاء اللہ کافی اچھی تھی۔ اور آپ جمعہ کے روز اپنے مکان سے جو مسجد احمدیہ سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے عموماً پیدل چل کر آیا کرتے تھے آپ کو آج سے تقریباً دو ماہ قبل فالج کا پہلا حملہ ہوا تھا۔ لیکن جلد ہی اس سے کافی آرام آگیا اور آپ نے اپنی سابقہ عادت کے مطابق پھر اسی طرح محنت سے کام شروع کر دیا۔ جیسا کہ پہلے کیا کرتے تھے اور نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہفتوں کے بعد ہی آپ کو فالج کا دوسرا حملہ ہوا۔ جو بہت ہی شدید قسم کا تھا۔ اس پر آپ کو ہسپتال داخل کیا گیا اور تین چار دن مسلسل بڑی توجہ سے آپ کا علاج کیا گیا لیکن افسوس کہ آپ اس حملہ سے جانبر نہ ہو سکے اور ہسپتال میں ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے پیچھے اپنی ایک بیوہ اور چار لڑکے اور دو لڑکیاں اور متعدد پوتے و پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے انہیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب مرحوم نے ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔

۲۔ دوسری وفات جو اسی ماہ نیروبی میں ہوئی وہ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ کی ہے۔ جو فقیر محمد لال خاں صاحب مرحوم کی اہلیہ اور عبد العزیز صاحب بٹ آف نیروبی اور حاجی عبد الخالق صاحب آف رسیولو کی والدہ ماجدہ تھیں۔ مرحومہ اپنے مکان واقع ایسٹلے میں ۱۸ اور ۱۹ نومبر کی درمیانی شب کو ۹ بجے کے قریب فوت ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت نیک۔ نماز و روزہ کی پابند اور صدقہ و خیرات کی بہت عادی تھیں۔ مسکین نواز تھیں اور عموماً چندہ کی ہر تحریک پر لبیک کہا کرتی تھیں۔ بہت دعاگو خاتون تھیں اور راتوں کو عموماً نماز تہجد ادا کرتی تھیں حتیٰ کہ اپنی بیماری میں بھی نماز کا بہت ہی خیال رکھتی تھیں۔ مرحومہ چونکہ بڑی نیک تھیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے خاندان میں بھی نیکی کو قائم کیا اور آپ کے وسیع خاندان میں سے گیارہ افراد کو حج بیت اللہ کی توفیق ملی۔

آپ میانہ کوٹ ضلع گجرات کی رہنے والی تھیں اور ۱۹۲۵ء میں افریقہ میں آئی تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۵ سال کے قریب تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی بھی توفیق دی اور ۱۹۵۳ء میں آپ نے اس فریضہ کو ادا کیا۔ وفات کے وقت آپ کے دونوں فرزند یعنی عبد العزیز صاحب بٹ اور حاجی عبد الخالق صاحب نیروبی میں ہی موجود تھے۔

آپ کا جنازہ خاکسار نے احمدیہ قبرستان میں مورخہ ۱۹ نومبر کو بعد نماز عصر پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا سے قبل خاکسار نے تحریک کی کہ فوت شدہ افراد سے محبت کا عملی طریق جو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے وہ یہ ہے کہ ان فوت شدہ شخص کی طرف سے کسی صدقہ جاریہ کا انتظام کر دے جس کا ثواب اس کو پہنچتا رہے۔ میری اس تحریک پر ان کے چھوٹے فرزند حاجی عبد الخالق صاحب نے مجھے بتلایا کہ وہ اس صدقہ جاریہ کے لئے ۵۰۰۰/- شلنگ کی رقم اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے دینا چاہتے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

میرا ارادہ ہے کہ اس رقم سے کوئی مفید کتاب سواحیلی زبان میں شائع کی جائے تاکہ یہ ایک بطور صدقہ جاریہ کے رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے اور آپ کے خاندان میں نیکی و تقویٰ کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے۔ آمین

ضرورت ہے

ماہنامہ "خالد" اور "تشحیذ الاذہان" کے لئے اشتہارات حاصل کرنے کے واسطے ایجنٹ حضرات کی مختلف شہروں میں فوری ضرورت ہے۔ ان حضرات کو اجرت اشتہار میں سے مناسب کمیشن دیا جائے گا۔

خواہشمند حضرات مزید تفصیلات کے لئے مینیجر رسالہ خالد ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے ماموں یار محمد صاحب خادم آف پنڈ بیگوال راولپنڈی کا بچہ عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد الدین ربوہ)

۲۔ آغا محمد عبد اللہ خان صاحب نواب شاہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (عبد الباسط بٹ ابن خواجہ عبد الحی۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار ایک ماہ سے گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پریشانیوں سے نجات دے اور صحت عطا فرمادے۔ آمین

(ایم۔ اے طارق کھاریاں)

۴۔ خاکسار عرصہ ایک سال سے دماغی دوروں میں مبتلا ہے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا کریں

(تعلیم الدین قمر چک نمبر ۳۰/۱۱-۱۰ ضلع منٹگمری)

دعائے مغفرت } والدہ میاں عبد القیوم صاحب پریذیڈنٹ حلقہ غلام آباد مکان نمبر ۳۵۷ بی مورخہ ۶۶/۱/۲۶ کو دن کے پونے ایک بجے وفات پا گئی ہیں۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا مورخہ ۶۶/۱/۲۷ بعد نماز فجر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شیخ محمد یوسف مسجد احمدیہ لائلپور

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں، وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۸۰۹۳

میں ریاض احمد ولد کرنل نظام الدین صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۴۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری وصیت ۹/۶۵ سے شمار کی جائے۔

العبد :۔ ریاض احمد۔ شاہ نواز لمیٹڈ پشاور۔

گواہ شد :۔ محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر۔

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ حال پشاور۔

مسل ۱۸۰۹۴

میں ساجدہ ریاض زوجہ چوہدری ریاض احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ڈاک خانہ ضلع مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر مبلغ ۵۰۰۰ روپے جو کہ ابھی بذمہ خاوند ہے طلائی چوڑیاں ۷ عدد وزنی ۱۴ تولے قیمت -/۱۶۸۰ روپے۔ انگوٹھیاں ایک تولہ وزنی مالیتی -/۱۲۰ روپے ٹیکا ایک تولہ مالیتی -/۱۲۰ روپے بازو بند ۲ تولہ مالیتی ۲۴۰ روپے لاکٹ ۲ تولہ مالیتی ۲۴۰ روپے کنٹھے ۱½ تولہ مالیتی -/۱۸۰ روپے۔ کل رقم زیور ۲۵۸۰ روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ :۔ ساجدہ ریاض ۲۳/۸/۶۴

گواہ شد :۔ (مبلغ پانچ ہزار روپیہ موصیہ کا میرے ذمہ ہے۔ میں اس کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔)
ریاض احمد۔ خاوند موصیہ۔

گواہ شد :۔ محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور۔ صدر

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور۔ انسپکٹر وصایا۔ ۲۸/۸/۶۴

اعلان دعا

منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کے مخلص بھائی محمد بشیر صاحب آزاد کی ۸ سالہ بچی نگہت سلطانہ گر جانے سے بائیں ٹانگ پر چوٹ لگ کر خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ یہ ننھی بچی تحریک جدید کی مجاہدہ بھی ہے۔ احباب بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

کیل چھائیوں پھوڑے پھنسی خارش اور ایگزیما کے لئے۔ زنباق کریم فی ٹیوب ایک روپیہ ۲۵ پیسے
تیار کردہ اوپل کیمیکل انڈسٹریز گجرات
طبیب دوست فروشی کے لئے تحریر فرمائیں

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور۔ ۳۔ فروری۔ مغربی پاکستان میں ڈسٹرکٹ کونسلوں کے انتخابات ۲۵ر فروری کو اور میونسپل کمیٹیوں کی مخصوص نشستوں کے انتخابات ۲۶ر فروری کو ہوں گے۔ ڈسٹرکٹ کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں کے وائس چیئرمین کے انتخابات کے لیے بالترتیب ۴ر اور ۵ر مارچ کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ڈویژنل کونسلوں کے انتخابات کے لئے لائحہ عمل مرتب کر لیا گیا ہے۔ لیکن تاریخوں کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ خیال ہے کہ یہ انتخابات مارچ کے آخر میں ہوں گے۔

صوبائی وزیر بلدیات مسٹر محمد یاسین خان وٹو نے کل لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ کونسل اور میونسپل کمیٹیوں کی مخصوص نشستوں کے انتخابات کا لائحہ عمل بیان کیا۔ انہوں نے کہا بنیادی جمہوریتوں کے قانون کے تحت میونسپل کمیٹیوں میں اقلیتوں اور مخصوص مفادات کی نمائندگی کی غرض سے طے کیا گیا ہے کہ ہر میونسپل کمیٹی میں کم از کم ایک نشست اور زیادہ سے زیادہ دس فیصد نشستیں اقلیتوں اور مخصوص مفادات کے لئے رکھی جائیں گی۔ اس قاعدے کے مطابق صوبے کی چھ بلدیات میں ایک سے زائد نشستیں مخصوص کی گئی ہیں کراچی میں ۹۔ لاہور میں ۶ لائل پور اور حیدرآباد میں تین تین اور ملتان اور راولپنڈی میں دو دو نشستیں مخصوص ہیں۔

راولپنڈی ۳ر فروری۔ مرکزی وزیر مواصلات اور قومی اسمبلی کے قائد ایوان خان عبدالصبور خان نے بتایا ہے کہ اعلان تاشقند کے مطابق کشمیر اور بھارت سے آئے ہوئے مہاجرین کی واپسی کے لئے بھارت کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے۔ اگر یہ بات چیت کامیاب ہو گئی تو ان لوگوں کو واپس ان کے وطن بھیج دیا جائے گا۔

انہوں نے بتایا کہ صرف مقبوضہ کشمیر سے تقریباً ایک لاکھ افراد پناہ لینے کے لئے پاکستان میں آ چکے ہیں انہوں نے کہا کہ جب تک ایسے حالات نہ پیدا نہ ہو جائیں کہ یہ لوگ بلا خوف و خطر واپس جا سکیں۔ کوئی ان کو واپسی پر مجبور نہیں کر سکتا۔ بھارت سے جن مسلمانوں کو پاکستان میں دھکیلا گیا اعلان تاشقند کے تحت بھارت ان کو واپس لے گا اور ان کی املاک بحال کر دے گا۔ اسی اصول کا اطلاق کشمیری مسلمانوں پر بھی ہوتا ہے جو جنگ کے دوران آزاد کشمیر میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ دونوں حکومتیں اس سلسلے میں طریق کار وضع کرنے کا مرحلہ باقی ہے اور اس امر کا تعین کرنا ہے کہ ان کی واپسی کے لئے حالات سازگار ہیں۔

کراچی۔ ۳ر فروری۔ پانچ سو پاکستانی شہری جنہیں حالیہ جنگ کے دوران بھارت میں نظر بند کر لیا گیا تھا کل کراچی پہنچے ان میں سے ۶۰ مرد اور ۲۰ عورتوں کو بھارتی فوج قید کر کے لے گئی تھی۔ انہوں نے ابھی تک کھدر کے کپڑے پہن رکھے تھے جو بھارتی جیلوں کے قیدیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ کراچی پہنچنے پر نظر بند شہریوں کا استقبال ان کے دوستوں اور رشتہ داروں نے کیا۔

نظر بندوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اعلان تاشقند پر دستخط ہونے کے بعد بھارتی حکام کا رویہ قدرے خوشگوار ہو گیا تھا۔ مگر اس سے پہلے ان سے نہایت ظالمانہ سلوک کیا گیا۔

لاہور ۳ر فروری :۔ گورنر مغربی پاکستان نے کل ایک آرڈیننس نافذ کیا ہے۔ جس کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایسے پرنٹنگ پریس کی ڈیکلریشن کی توثیق کو مسترد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جس کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ اطمینان ہو کہ اس پریس کو ملک کے دفاع امور خارجہ اور سلامتی کے منافی سرگرمیوں میں استعمال کیا جائے گا۔ یا اس کو قابل دست اندازی پولیس جرائم کے لئے استعمال کیا جائے گا یہ آرڈیننس اس لئے نافذ کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ میں اس قسم کی کوئی دفعہ نہیں جس کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پرنٹنگ پریس کے اس ڈیکلریشن کی توثیق کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ جو اس آرڈیننس کی دفعہ ۴ کے تحت داخل کیا گیا ہو۔

کراچی ۳ر فروری۔ رن کچھ کے متنازعہ علاقہ کے متعلق بین الاقوامی ٹریبونل کا اجلاس ۱۵ر فروری کو جنیوا میں منعقد ہوگا۔

لندن ۳ر فروری۔ برطانیہ کے جس پارلیمانی وفد نے حال ہی میں پاکستان کا دورہ کیا تھا اس کے لیڈر مسٹر جارج جیگر نے پاکستان میں ترقیاتی کاموں پر بڑے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان نہایت مستحکم بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور اب وہ ترقی کے جو منصوبے بنا رہا ہے وہ نہایت عمدہ اور دور اندیشی پر مبنی ہیں اور ان سے ملک کا مستقبل یقیناً شاندار ہوگا۔

تم عمل کی طرف توجہ دو اور دوسرے نوجوانوں کے سامنے اپنا نمونہ پیش کرو

نوجوانوں سے اپنی بات منوانے اور ان میں تبدیلی پیدا کرنے کا یہ سب سے عمدہ طریق ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۲۱ اپریل ۱۹۵۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چودہ روزہ تربیتی کلاس کے اختتام پر کلاس کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حقیقت یہی ہے کہ آپس میں ملنے جلنے سے انسان کے اندر جوش اور عزم پیدا ہوتا ہے اور انسان اس سے فائدہ اٹھاتا ہے پس آپ اپنی اپنی جگہوں پر واپس جاکر اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔ لوگوں کے سامنے نئی روح اور نئی زندگی پیش کریں اور دو چار دس آدمیوں میں وہی جوش اور وہی عزم پیدا کر دیں جو آپ نے چند دن یہاں رہ کر اپنے اندر پیدا کیا ہے۔ پھر وہ لوگ دوسروں کے پاس جائیں اور ان کے اندر جوش اور عزم پیدا کریں۔ یہ لوگ دیکھیں گے کہ یہ لڑکا آوارہ تھا ربوہ میں چند دن تربیت حاصل کرنے کے بعد واپس آیا ہے تو اس نے آوارگی چھوڑ دی ہے وہ دین کی خدمت کر رہا ہے اور خدمت خلق میں مشغول ہے تو پانچ سات آدمی ضرور اس کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ پس اگر تم نے ان چند دنوں سے فائدہ اٹھایا اور یہ روح اپنے اندر پیدا کر لی تو سمجھا جائے گا کہ تم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ لیکن اگر تم نے صرف کاپیوں میں اسباق کے نوٹ لئے ہیں تو یہ دن تم نے ضائع کئے۔ اس سے زیادہ باتیں قرآن کریم تورات انجیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب۔ میری کتب۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کتب اور علماء سلسلہ کی کتب میں موجود تھیں اور یہ کام تم گھر بیٹھ کر کر سکتے تھے بصرف میری کتابوں میں بھی اتنا مسالہ موجود ہے کہ اس کے سامنے یہ نوٹ تمہیں حقیر نظر آئیں گے لیکن اگر تم نے ان چند دن کی صحبت سے فائدہ اٹھا لیا تو یہ چیز تمہارے کام آئے گی۔ خلوت میں اگر کتب پڑھی جائیں تو بسا اوقات مشوش دماغ ان سے کچھ حاصل نہیں کرتا لیکن دوسروں کے ساتھ بیٹھ کر جو باتیں سنی جائیں وہ مفید ہو جاتی ہیں پس آج میں صرف اتنی نصیحت کرتا ہوں کہ تم عمل کی طرف توجہ دو۔ باہر سے جو رپورٹیں آتی ہیں ان میں بتانا چاہیئے کہ خدام کی کیا حالت ہے۔ لیکن جو عہدیدار یہ لکھتا ہے کہ کوئی شخص ہماری بات نہیں مانتا میں اسے پاگل سمجھتا ہوں ہر ایک شخص کے کان ہیں پھر وہ تمہاری بات کیوں نہیں سنتا۔ گاندھی جی کھڑے ہوئے تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے اور یہ محض اس لئے تھا کہ انہوں نے اپنا نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کیا تم بھی اپنا نمونہ پیش کرو۔ لوگ تمہاری بات ماننے لگ جائیں گے یہ کہنا کہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے انسانیت اور ہمسایوں پر بدظنی ہوتی ہے اور اس شخص سے زیادہ ذلیل اور قوم کا دشمن اور کوئی نہیں ہوتا جو یہ کہتا ہے کہ کوئی شخص میری بات نہیں مانتا۔ وہ یا تو اول درجہ کا متکبر ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرے سوا اور کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اور یا وہ اپنے سوا کسی کو نیک نہیں سمجھتا۔ اگر کسی کو دس آدمیوں کی موجودگی میں اپنی تعریف کرانی مقصود ہو تو ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان دس آدمیوں سے افضل ثابت کرے۔ اور اس کے لئے اسے کام کرنا پڑے گا۔ کسی کی بڑائی اور زندگی کا یہی ثبوت ہوتا ہے کہ وہ باقیوں کو کمتر دکھا دے۔ لیکن جو لوگ اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور کام کرنا نہیں چاہتے وہ اپنے آپ کو اونچا کرنے کی بجائے باقیوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ برا طریق ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ نوجوانوں کی سستی اور غفلت سے مرکز کو مطلع نہ کیا جائے آپ ضرور کریں۔ لیکن ایسی بات لکھتے وقت یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ کہیں یہ بات اپنے آپ کو بڑھانے اور دوسروں کو ذلیل کرنے کے لئے تو نہیں۔ پس ماننے والے موجود ہیں۔ سننے والے موجود ہیں۔ بشرطیکہ کوئی منوانے والا اور سنانے والا ہو"

(الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۶۲ء)

علاقائی تعاون کا معاہدہ پاکستان ایران اور ترکی کے اتحاد کی طرف پہلا قدم ہے

معاہدہ کی وزارتی کونسل کے اجلاس سے صدر ایوب کا خطاب

راولپنڈی ۔ ۴ فروری۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ میثاق استنبول، ترکی اور ایران کے درمیان قریبی تعاون اور اتحاد عمل کی طرف پہلا قدم ہے اس معاہدہ کا مقصد پر امن [illegible] حالات پیدا کر کے تینوں ملکوں کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ امن ہماری مشترکہ ضرورت ہے کیونکہ پرامن حالات ہی میں ہم غربت جہالت اور بیماری کے خلاف لڑ سکتے ہیں۔ اور پرامن زمانہ ہی میں ہم اپنے کروڑوں باشندوں کی خوشحالی کے لئے جدوجہد کر کے ترقی کی راہ پر آگے بڑھ سکتے ہیں۔

انہوں نے کل اسلام آباد میں میثاق استنبول کی وزارتی کونسل کے چوتھے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ میثاق استنبول اس علاقہ میں اخوت و محبت کی علامت ہے جس کی منزل امن اور خوشحالی ہے۔ علاقائی اشتراک کی یہ کوشش اگر کامیاب ہو گئی تو دنیا کے اس حصہ میں تعاون اور خیر سگالی کے فروغ میں مدد ملے گی۔

صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان۔ ایران ترکی کے درمیان اصل وجہ اشتراک یہ ہے کہ ان ملکوں کے عوام ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں۔ اس لئے میثاق استنبول کی کامیابی کا اندازہ صرف مادی فوائد سے نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس معاہدہ کی تہہ میں جو فلسفہ کام کر رہا ہے وہ بہت ارفع و اعلیٰ ہے تاہم اپنے عوام کا معیار زندگی بلند کرنا بذات خود ایک بہت بڑا مقصد ہے اور تینوں حکومتیں اس مقصد کو حاصل کرنے کا تہیہ کر چکی ہیں۔ آپس میں تعاون کے ذریعے ہم یہ مقصد جلد حاصل کر لیں گے اب تک اس معاہدہ کے تحت جو ترقی ہوئی ہے وہ قابل اطمینان ہے۔

انہوں نے "مشترکہ شپنگ سروس" کے قیام پر اظہار اطمینان کیا۔ اس کے علاوہ انشورنس کے میدان میں تعاون اور پیٹرو کیمیکل انڈسٹریز قائم کرنے کے سلسلہ میں تعاون کو بھی صدر ایوب نے سراہا۔

کراچی ۴ فروری۔ صدر ایوب خان کراچی۔ حیدر آباد اور دوسرے شہروں کے پانچ روزہ دورہ پر کل گیارہ بجے صبح کراچی پہنچیں گے۔

پاکستان نے پاک بھارت وزارتی کانفرنس کے لئے چھ نکاتی ایجنڈا تجویز کر دیا

تنازعہ کشمیر پر سب سے پہلے غور کرنے کا مطالبہ

راولپنڈی ۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے مجوزہ پاک بھارت وزارتی کانفرنس کے لئے چھ نکاتی ایجنڈا تجویز کیا ہے۔ جس میں تنازعہ کشمیر سر فہرست ہے حکومت پاکستان نے وزارتی کانفرنس کے انعقاد سے متعلق بھارتی تجویز کا جواب دے دیا ہے حکومت پاکستان نے کہا ہے کہ وزارتی بات چیت کے لئے ۲۳ فروری اور ۳ مارچ کے درمیان کی کوئی تاریخ موزوں رہے گی۔

پاکستان کے ایجنڈا میں پاکستان اور بھارت کی حالیہ جنگ کے اصل سبب "تنازعہ کشمیر" کو سرفہرست رکھا گیا ہے۔ ایجنڈا میں دوسرے نکات یہ ہیں۔ (۱) تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے بعد امن قائم رکھنے کی خاطر پاکستان اور بھارت کی فوجوں میں مناسب حد تک کمی کی جائے (۲) ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ مقبوضہ جموں و کشمیر سے مزید لوگوں کو نکلنا نہ پڑے اور حال ہی میں جن کشمیریوں کو نکالا گیا ہے ان کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے (۳) بھارت سے مسلمانوں کے انخلاء کی روک تھام (۴) مشرقی پاکستان کے پانی کے وسائل کا استعمال اور ان وسائل میں فراخاند کی شامل ہے (۵) موجودہ معاہدوں اور سمجھوتوں پر عملدرآمد۔ یاد رہے کہ بھارتی حکومت نے وزیر خارجہ مسٹر سورن سنگھ کی قیادت میں ایک وفد پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارت۔ اقتصادی تعلقات اور معاملات کی بحالی پر فروری کے پہلے ہفتہ میں بات چیت کے لئے پاکستان بھیجنے کی تجویز پیش کی تھی۔ یاد رہے کہ اعلان تاشقند میں دونوں ملکوں کے تنازعات کے جن میں تنازعہ کشمیر شامل ہے تصفیہ کے لئے مختلف سطحات پر بات چیت کرنے کو کہا گیا ہے لیکن بھارتی تجویز میں تنازعہ کشمیر کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ یہی دونوں ملکوں کے درمیان جھگڑے کا اصل سبب ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴